لطیفہ ۶۰

حضرت قدوۃ الکبراؒ کے بعض کلماتِ اشفاق جو آپ نے قدوہ الآفاق سید حاجی عبدالرزاق اور ان کی اولاد اور بعض بڑے خلفا کے حق میں فرمائے۔ تمام مریدوں، فرزندوں، معتقدوں اور خاص و عام مخلصوں پر آپ کے الطاف کا ذکر

ماہِ مذکور (محرم) کی اٹھائیس تاریخ کو نیلی پوش صبح نے خورشید کا شفق رنگ آنسو ٹپکاتے ہوئے آنکھ کھولی، غلافِ مخالفت سے ماتم آمیز و تعزیت انگیز تلوار نکالی، غموں کے ذرّات اطراف میں بکھر گئے اور الم کی کرنیں چاروں طرف پھیل گئیں (ایسی صبح) اصحاب و احباب جو تمام رات خورشید رخسار کے حضور میں تھے اور ناہید انور کے نور سے بہرہ مند رہے تھے، حضرتؒ کے دیدار سے مشرف ہوئے اور اس جگہ جہاں آپ نمازِ اشراق کے وظائف ادا فرماتے تھے حاضر ہوئے۔

حضرت شیخ نجم الدین اصفہانی حضرت قدوۃ الکبراؒ کے پہلو میں بیٹھے۔ حضرت نور العین کو طلب کیا اور تمام اصحاب کو حکم دیا کہ کچھ دیر کے لیے باہر جائیں۔ سب خاص و عام حضرات باہر آگئے۔ ان تین حضرات حضرت شیخ نجم الدین اصفہانی، حضرت قدوۃ الکبراؒ اور حضرت نور العین کے سوا کوئی شخص اندر نہ رہا۔ (اس وقت) حضرت نور العین پر اسرار ختم کرنے کا آغاز کیا۔ بیت:

حریفِ جنس و دید و جائے خالی
کہ سر پوش از طبق برداشت خالی

ترجمہ: مد مقابل تھا، دیدار تھا اور تنہائی تھی ایسے عالم میں (تحفوں سے بھرے ہوئے) طبق کا سر پوش اٹھا کر خالی کر دیا۔

دوپہر تک ایک دوسرے سے استفادے اور افادے کا عالم رہا۔ جب آفتاب کے زوال کا وقت قریب آیا تو جو لوگ باہر تھے انہیں اندر طلب کیا اور چھوٹے بڑے سب اصحاب کو قریب بلایا۔ حضرت نور العین کو اپنے مقابل، حضرت شیخ نجم الدین اصفہانی کو دائیں پہلو میں اور حضرت شیخ دریتیم کو بائیں پہلو میں بٹھایا۔ سب اصحاب جیسے خواجہ ابوالمکارم، شیخ احمد ابو الوفا

خوارزمی، شیخ ابوالواصل، شیخ معروف الدیموی، شیخ عبدالرحمان خجندی، شیخ ابوسعید خزری اور موضع بھدونڈ کے ساکن ملک محمود حلقہ بنا کر بیٹھ گئے۔ مریدین اور معتقدین اس قدر تھے کہ ان کی تعداد اللہ ہی جانتا ہے۔مختصر یہ کہ روشنک کے لوگ اور ارباب دین جو اودھ اور جون پور کے اطراف سے حاضر ہوے تھے، سب موجود تھے۔

بابا حسین خادم کو حکم ہوا کہ مجھے جو لباس تبرکاً ملے ہیں انہیں لے کر آؤ۔ وہ اون اور بانات کے کپڑوں کا بقچہ لے کر آئے۔ اس میں وہ تبرکات تھے جو آپ کو چرخ گرداں کے سفر کے دوران اکابر صوفیہ سے حاصل ہوئے تھے۔ بقچے کو کھولا گیا۔ چار خلعتیں اونی کپڑے کی تھیں، ایک وہ جو حضرت مخدومی نے آپ کو پہنائی۔ دوسری ولایت چشت، اللہ تعالیٰ اسے بلاؤں سے محفوظ رکھے، کے صاحب سجادہ برجادہ سے حاصل ہوئی۔ تیسری شامی کپڑے کی خلعت جو شیخ الاسلام سے ملی۔ چوتھی خلعت گرامی جو آپ نے مخدوم جہانیاں سے حاصل کی۔ آپ نے چاروں خلعتیں حضرت نورالعین پر نچھاور کر دیں اور فاتحہ پڑھی پھر فرمایا، نورالعین میرے فرزند برحق اور خلیفہ مطلق ہیں۔ جو شخص ان کے حلقے سے سرتابی کرے گا پھل نہیں پائے گا اور جو ان کے حلقے میں داخل ہوگا وہ دونوں جہانوں میں کامیاب رہے گا۔

اس کے بعد آپ نے نورالعین کے فرزندوں کو طلب فرمایا، پہلے شیخ شمس الدین کو، جن کی عمر اٹھارہ سال تھی اور جو علمی اعتبار سے عالم بن چکے تھے، سبز رنگ کا جامہ عنایت فرمایا اور فرمایا کہ یہ فرزند علوم کا بے حد حصہ رکھتا ہے لیکن اس کی عمر کم ہوگی۔ اس کے بعد شیخ حسن کو طلب کیا اور انہیں تبرک عطا کرنے کے بعد فرمایا کہ حسن بہ احسن وجوہ بڑے اطاعت گزار ہوں گے۔ پھر شیخ حسین کو طلب کیا اور تبرک عنایت کیا۔ فرمایا کہ یہ ہمارے حسین ثانی ہیں۔ ان سے ایک بڑا خاندان ظہور میں آئے گا۔ اس کے بعد شاہ احمد کو طلب کیا، تبرک عنایت کیا اور فرمایا کہ یہ احمد ثانی ہیں۔ ان کا نام احمد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی پر ہے اور صفات مصطفوی سے موصوف ہیں۔ ان کی اولاد بزرگ اور سخی ہوگی۔ اس کے بعد شیخ فرید کو طلب کیا اور تبرک عطا کیا پھر فرمایا، اے فرید ثانی آؤ تم سے اللہ تعالیٰ کی محبت اور دوستی کی خوشبو آتی ہے۔ پھر شیخ قتال کو جو نور پور کے ترکوں میں سے تھے، تبرک عنایت کر کے فرمایا، میں تمہیں عبدالرزاق کے جملہ فرزندوں میں سے خیال کرتا ہوں۔ تمہیں چاہیے کہ فرزندگی کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ اسکے بعد دریتیم کو طلب کیا اور تبرک عنایت فرمایا پھر ارشاد ہوا کہ یہ ہمارے فرزند کبیر کی یادگار ہیں جو مجھے عزیز ہیں چنانچہ جو شخص حلقے میں داخل ہوا اسے چاہیے کہ ان کا حلقہ بگوش ہو۔ جس طرح میں نے عبدالرزاق کے فرزندوں کو خزانہ الٰہی اور گنج نامتناہی سپرد کیا ہے اسی طرح انہیں اور ان کی اولاد کے سپرد کیا ہے بشرطیکہ وہ قناعت اختیار کریں اس وقت ہم ان کے اسبابِ معاش کے ذمہ دار ہوں گے۔ اس کے بعد فرمایا، جو ہمارے فرزندوں کا دوست ہے وہ ہمارا دوست ہے اور جو ہمارے فرزندوں کا دشمن ہے وہ ہمارا دشمن ہے اور جو ہمارا دشمن ہے وہ جملہ خاندانِ چشت اور دودمانِ اہل بہشت کا دشمن ہوگا۔ ابیات:

دوستدارِ خاندانِ اولیاست
دوستدارِ اولیاے مصطفیٰ ست

ترجمہ: جو شخص خاندانِ اولیا کا دوست ہے وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوستوں کا دوست ہے۔

دوستدارِ اولیا و انبیا
دوستدارِ حضرتِ عالی خداست

ترجمہ: جو شخص انبیا اور اولیا کا دوست ہے وہ درحقیقت حضرت خدائے بزرگ کا دوست ہے۔

ور معاذ اللہ بود برعکس کار
کاروبارش عکس راہے از ہداست

ترجمہ: اور اگر اللہ کی پناہ کسی کا معاملہ اس کے برعکس ہے تو اس کاروبار راہِ ہدایت کے خلاف ہے۔

زینہار اے دوستاں ازراہِ عکس
خوار گردد در جہاں ایزد گواست

ترجمہ: اے دوستو! ہرگز مخالف راستہ اختیار نہ کرو، خدا گواہ ہے کہ جو مخالف راہ پر جاتا ہے وہ خوار ہوتا ہے۔

من بہر حالے بفرزندانِ خویش
ناظرم درہر مکاں بے کم و کاست

ترجمہ: میں بے شک وشبہ ہر حال میں اور مقام میں اپنی اولاد کا ناظر ہوں۔

ہر کہ زینسانم نداند درجہاں
ظلمتے مردود و راہِ بے ضیاست

ترجمہ: جو شخص مجھے اس طرح یقین نہیں کرتا وہ دنیا میں مردود تاریکی اور اندھیرے راستے میں ہے۔

اس کے بعد حضرت ابوالمکارم کو طلب کیا اور جامۂ تبرک عطا کیا، فرمایا یہ ہمارے ہمرنگ ہیں۔ ان سے ہرگز ہرگز سرکشی نہ کریں اور اس گروہ سے اعتقاد اور اخلاص رکھیں۔ پھر شیخ شمس الدین اودھی کو لائے۔ آپ نے انہیں تبرک عنایت کیا اور فرمایا کہ یہ ہم سے جدا نہیں ہیں۔ ہرگز فقرا کے دل ہاتھ سے نہ جانے دیں، نیز فرمایا کہ ''اشرف شمس'' اور ''شمس اشرف'' ایک ہی ہیں۔ اس کے بعد شیخ معروف الدیموئی کو لایا گیا۔ انہیں تبرک عطا کر کے فرمایا تم (بھی) ہمارے ہم رنگ ہو۔ ''اشرف معروف'' اور معروف اشرف'' ایک ہیں۔

ان مذکورہ اکابر کے مثل جو بزرگ تھے ان کی بھی تبرک اور خوشنودی سے دل داری کی اور بلند آواز سے فرمایا:

''اے بھائیو! معتقد مریدو اور موجود لوگو! خوب آگاہ ہوجاؤ کہ اشرف جہاں گیر کو خود سے دور اور غایب خیال

نہ کریں کہ حق تعالیٰ نے اپنے لطف سے مجھ کو اپنے جوارِ اقدس میں جگہ عطا فرمائی ہے، شرفِ وصولی سے مشرف فرمایا ہے۔ اپنے بے حد ونہایت لطف وعنایت سے ''محبوب'' فرمایا ہے، اور کہا ہے کہ اس کی اولاد، اس کے معتقد اور مریدوں کے موافق دوستوں کو بخش دیں گے اور جو ان کا مخالف ہوگا اسے دوزخ کے سب سے نیچے کے حصے میں دھکیل دیں گے۔''

جب آپ یہ تمام عنایات، اصحاب، مریدوں اور فرزندوں کے حق میں ارزانی فرما چکے تو حضرت نور العین کو ظہر کی نماز کی امامت کے لیے آگے کیا اور خود نے اور تمام موجود لوگوں نے اُن کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ جب نماز پوری ہو چکی تو پہلے خود آپ نے ان کی تواضع کی پھر تمام اصحاب نے ترتیب سے اپنے سر جھکائے۔ اس کے بعد آپ مردانہ وار (سجادے) پر تشریف فرما ہوے اور قوالوں کو حکم دیا کہ سماع آغاز کریں اور وہی شعر پڑھیں جسے شیخ سعدی شیرازی نے ڈھالا ہے، بیت:

گر بدست تو آمدہ اجلم
قد رضینا بما جرگی القلم

ترجمہ: اے محبوب! اگر میری موت تیرے ہاتھ سے ہونی ہے تو جو کچھ لکھ دیا گیا ہے ہم اس پر راضی ہیں۔

(قوالوں نے) یہ شعر بھی پڑھے، مثنوی:

خوب ترزیں دگر نباشد کار
یار خنداں رود بجانب یار

ترجمہ: اس سے زیادہ بہتر کوئی کامیابی نہیں کہ دوست دوست کی جانب مسکراتے ہوے جائے۔

سیر بیند جمالِ جاناں را
جاں سپارد نگار خنداں را

ترجمہ: خوب جی بھر کر محبوب کے جمال کو دیکھے (پھر) اپنی جان مسکرانے والے محبوب کے حوالے کر دے۔

تنگ در بر نگار برگیرد
تا قیامت بخواب درگیرد

ترجمہ: محبوب عاشق کو اپنے پہلو میں جکڑ لے اور عاشق قیامت تک اسی حال میں سوتا رہے۔

قوال یہ اشعار پڑھ رہے تھے اور آپ بھی ان کی موافقت کر رہے تھے۔ ایسا عالم تھا کہ در و دیوار پر وجد طاری تھا اور گلزار کے بلبل وقمری خروش میں تھے۔ قطعہ:

ز آوازِ شیریں بجوش آمدند
چو بلبل بہ گلشن خروش آمدند

ترجمہ: وہ شیریں آواز سن کر جوش میں آئے۔ بلبل کی مانند باغ میں مصروفِ فغاں ہوے۔

بدست آمدہ جامِ ذوقِ وصال
بدم درکشیدہ شد از وجد و حال

ترجمہ: ذوق وصال کا جام ہاتھ میں آ گیا، سانس کھینچ لیا وجد و حال طاری ہو گیا۔

خر امید سوے حریم نگار
سپردہ رواں جانِ شیریں بیار

ترجمہ: محبوب کی خلوت گاہ کی طرف روانہ ہوے اور جانِ شیریں کو محبوب کے سپرد کر دیا۔

تمام شد

خاتمہ کتاب[1]

اللہ تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے کہ نشانی رحمت، سرمایہ برکت، پاکیزہ کتاب اور تصنیف لاجواب جس کا نام ''لطائف اشرفی فی بیان طوائف صوفی'' ہے اور جو حضرت سراپا عظمت، امام السالکین، برہان العاشقین، قطب ربانی، محبوب یزدانی، غوث الانام، محی الاسلام، تارکِ سلطنت، حامی ملت، مقتدائے اولیائے کثیر حضرت امیر کبیر سلطان سید اشرف جہاں گیر سمنانی السامانی، النوربخشی النوری، چشتی نظامی کے ملفوظات ہیں اور جنہیں حضرت مولانا نظام الدین غریب یمنی نے، جو حضرت قدوۃ الکبراؒ کی خدمت بابرکت میں تیس سال تک سفر و حضر میں رہے اور فیض حاصل کیا، تالیف کیا ہے۔ اب فخر خاندان اشرفیہ، رونقِ دود مانِ شریفہ، محسود ارباب حسد، محمود اوصاف بے عدد، خیر خواہ برادرانِ خاندانی اولاد حضرت محبوب سبحانی، حاجی الحرمین حضرت سید شاہ محمد اشرف حسین خلیفہ و جانشین حضرت سید شاہ نیاز اشرف اشرفی قدس سرہ اور سالک طریق متین

[1] خاتمہ کتاب میں متعدد قطعاتِ تاریخ نقل کیے گئے ہیں، مترجم نے ان اشعار اور قطعات کا ترجمہ دو وجوہ سے نہیں کیا ہے ایک تو یہ کہ قطعات تاریخ کے ترجمے کی روایت مترجم کے علم میں نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ ترجمے میں ایک حرف کے تغیر سے تاریخ تبدیل ہو جاتی ہے اس لیے احتیاط کا تقاضا ہے کہ قطعات تاریخ جوں کے توں رکھے جائیں۔ جو اس فن کا ذوق رکھتے ہیں وہ خود مادۂ تاریخ کی ترکیب اور حسن سے لطف اندوز ہوں گے۔

حضرت حاجی سید محمد علی حسین سجادہ نشین سرکار کلاں آستانہ حضرت قدوۃ الکبراؒ سید اشرف جہاں گیر قدس سرہ مقام درگاہ کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد نیز صاحبزدگان حضرت حاجی سید سعادت علی اشرفی السمنانی کی کوششوں اور مطبع مولوی سید نصرت علی خان صاحب مالک نصرت المطابع دہلی کے کارکنوں کے اہتمام سے ۱۲۹۵ھ میں تالیف مذکورہ کا حصہ اوّل اور حصہ دوم جناب فخامت مآب، مخلوق باخلاق پسندیدہ، موصوف باوصاف حمیدہ کی انتہائی کوشش و سعی سے طبع ہوا اور اولیا اللہ کے کلمات اور اہل خانقاہ کے حالات سے شوق رکھنے والوں کو پسند آیا۔

قطعہ تاریخ از بلبل بوستانِ سخنوری یادگارِ انوری وظہوری حضرت سید شاہ حمایت اشرفی مدظلہ العالی

لطائف اشرفی مطبوعہ گردید
کنوں اسرارِ عرفاں گشت توضیح
حمایت سالِ اوبر لوحِ محفوظ
لطائف اشرفی دیدم بہ تصحیح

ایضاً

لطائف اشرفی گردید مطبوع
کز و مکشوف شد اسرار ملفوظ
چو شد مجموعہ اوراق تصحیح
ہمہ بینندگان گشتند محظوظ
حمایت سال طبعِ او عطارد
رقم کردہ بزیرِ لوحِ محفوظ

قطعہ تاریخ از زبان فیض ترجمان حاجی الحرمین الشریفین حضرت سید محمد علی حسین سجادہ نشین اشرف السمنانی سرکار کلاں آستانہ درگاہ کچھونچہ شریف

چو شد مطبوع ایں گنجینہ اسرار ربانی
بجہد اشرفیِ خادمِ محبوبِ یزدانی
نمود فکر تاریخش زمن ہاتف چنیں گفتہ
بخواں تاریخ طبع او کہ ملفوظُ لسِمنانی

قطعہ تاریخ از فصیح بیاں، شاعر زبان داں حضرت مولانا شاہ سید حسن سجادہ نشین سرکار خورد مقام آستانہ درگاہ کچھونچہ شریف ضلع فیض آباد۔

للہ الحمد طبع شدہ بتمام
آں کہ ملفوظِ شاہِ سمنانست
ہم بجہدِ کمال وسعیِ بلیغ
آں کہ اولادِ شاہ جیلانست
شاہ اشرف حسین عالی قدر
ہم علی حسین ذیشانست
کردہ سجادہ حسن قایم
رونق افزائے نام پیرانست
چوں شدم سر بجیب باصد فکر
بہرِ تاریخ آں کہ پنہانست
از سر وجدا ایں حسین بگفت
اصفیائے بیانے قرآنست

تاریخ وصال حضرت سید اشرف جہاں گیرؒ

چو رفت از جہاں آں شہنشاہِ دیں
پے وصلِ ربّ جہاں آفریں
بزرگے چہ تاریخ گفت اشرفی
شمارید از اشرف المومنین

قطعہ مادۂ تاریخ دیگر جو حضرت مولانا شاہ سید حسین اشرف سجادہ سرکار خورد نے اپنی زبان معجز بیان سے فرمایا یہ ہے۔

ذا جہاں گیر سیّدِ اشرف
ھو لما مضٰی الی مولاہ
فاذن للحسین تاریخہ
قالت الحور نوّر مثواہ

....

بحمد اللہ ''لطائف اشرفی'' ج ۲ کے لطائف ۲۱ تا ۶۰ پر نظر ثانی آج ۲۰۰۱-۱۰-۲ بمطابق ۱۴ رجب ۱۴۲۲ھ مکمل ہوئی۔ احقر العباد ناصر الدین صدیقی قادری عفی عنہ۔